U
297.2
Ah 51 F

I. I. A. S. LIBRARY

Acc. No.

This book was issued from the library on the date last stamped. It is due back within one month of its date of issue, if not recalled earlier.

CATALOGUED

INDIAN INSTITUTE OF
ADVANCED STUDY
LIBRARY * SIMLA

فتوی

محقق علوم عقلیہ و نقلیہ مدقق فنون فرعیہ و اصلیہ فاضل اجل

جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب حنفی قادری برکاتی بریلوی

دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از کٹھور ضلع سورت اسٹیشن سائن مسجد پرب مرسلہ مولوی عبد الحق صاحب ۱۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۰ھ

کیا فرماتے ہین علمائے دین ان اقوال کے باب مین اول ایک رسالہ مین لکھا ہے کہ شب معراج مین حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلی پر اپنے اوپر سوار کرکے پہنچایا یا کاندھا دیکر اوپر جانیکی معاونت کی یعنے یہ کام اوپر جانیکا براق اور جبرئیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہہ مہم سرانجام کو پہنچائی دوسری یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے تیسری یہہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی چوتھی یہہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت غوث

کتب خانہ انجمن ترقی اردو

FATWA

Library IIAS, Shimla
00036857

By

Ahmad Raza Khan
(Maulana) Muhammad

Ed- I

Publisher

Gulzar Husain Pa

Bombay

1310 A H

1892 A.D.

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوسری حدیث مین حضرت ابراہیم صاحبزادہ
حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے و ارولو عاش ابراهیم
لکان صدیقا نبیا اگر جیتے تو صدیق وپیغمبر ہوتے رواہ ابن عساکر عن جابر
بن عبداللہ وعن عبداللہ بن عباس وعن ابی اوفی والباوردی
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم علما نے امام ابو محمد جوینی قدس
سرہ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاوے
حدیثیہ مین فرماتے ہین قال فی شرح المهذب نقلا عن الشیخ الامام
المجمع علی جلالته وصلاحه وامامته ابی محمد الجوینی الذی
قیل فی ترجمته لو جاز ان یبعث اللہ فی هذه الامة نبیا لکان ابا
محمد الجوینی مگر یہ حدیث حق ہو یہ حق حدیث نہین حدیث ماننے اور حضور اکرم
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کیلئے ثبوت چاہئے بے
ثبوت نسبت جایز نہین اور قول مذکور ثابت نہین واللہ تعالیٰ اعلم حضرت ام المومنین
محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث
الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان
کرتے مین کما رأیت فی بعض کتبهم التصریح بذلک اس تقریر پر تو اصلا
وجہ استبعاد نہین اور اب اوس پر جو کچھ ایراد کیا سب بیجا و بے محل ہے اور اگر
بیداری ہی مین مانا جاتا ہو تاہم بلا شبہہ عقلا ممکن اور شرعا جایز اور اوس مین کوئی استحالہ
درکنار استبعاد بھی نہین ان اللہ علی کل شیء قدیر نہ ظاہر مین حضرت ام المومنین
کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اوسکے منافی کہ امور خارقہ للعادۃ اسباب ظاہرہ پر موقوف

الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو دودھ پلایا ہی ماں پانچویں اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ
بات جمی ہوئی ہو کہ حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں ان اقوال کا کیا حال ہو مفصل بیان فرماکر اجر عظیم لیوہ
ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرماویں

المستفتی عبد الحق عفی عنہ

الجواب

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل و سودمند گزارش کرے
کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق و انصاف اوسنے متجاوز نہیں
والحق احق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم
نہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و
جائز الاطلاق ہو کہ بیشک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلو مرتبہ نبوت ہے
خود حضور معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ اونمیں غیر نبی کا حصہ
نہیں ع از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم ٭ غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام
اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے لئے وارد لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا
رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ

Date.........

جہال سے ہو سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام رسل ملٰئکہ سے ہین اور رسل ملٰئکہ
اولیای بشر سے بالاجماع افضل مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ
الہادی ۔ **تنبیہ** مبنای انکار یہہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل
علیہ الصلاۃ والسلام نے کچہ روحین بامر الٰہی قبض فرمائی ہون اور حضور غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہون
کہ احیای مردہ حضور پرنور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت جسکے انکار کی گنجایش
نہین یوہین ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف محو و اثبات قبض بعض
ارواح شروع کیا اور علم الٰہی مین قضائے ابرام نہ پایا تھا ببرکت دعای محبوب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہون امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب
شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار مین حالات حضرت سیدی شیخ
محمد شربینی قدس سرہ مین لکھتے ہین لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت
وحضر عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الی ربک فراجعہ
فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلک الضعفۃ وعاش
بعدہا ثلثین عاما یعنے جب اونکے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ
ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام اونکی روح قبض کرنے آئے
حضرت شیخ نے اونسے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائے اوس سے
پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام پلٹ گئے
صاحبزادہ نے شفا پائی اور اوسکے بعد تیس برس زندہ رہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲
یوہین جسکا یہہ عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہین نہ روح عامہ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہو اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تا ہم
مادہ سے اوسکا تعلق بدیہی نہ جسم جسم شہادت مین منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے
کہ ہزارون احادیث برزخ وغیرہ اوسپر گواہ کیفما کان شک نہین کہ روح مفارق کی
طرف نصوص متواترہ مین نزول و صعود و وضع و تمکن وغیرہا اعراض جسم و
جسمانیات قطعاً منسوب اور وہ نسبتین اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول یا لیت
شعری جب ارواح شہدا کا میوہای جنت کھانا ثابت الترمذي عن کعب بن
مالك قال قال رسول الله صلی الله تعالى علیه وسلم ان ارواح
الشهداء في طیر خضر تعلق من ثمر الجنة بلکہ دوسری روایت مین
ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد الامام احمد عن الامام الشافعي
عن الامام مالك عن الزهري عن عبد الرحمن بن کعب بن مالك
عن ابیه رضي الله تعالى عنه عن النبي صلی الله تعالى علیه
وسلم نسمة المؤمن طائر یعلق في شجر الجنة حتى یرجعه الله الى جسده
یوم یبعثه تو دودھ پینے مین کیا استحالہ ہو حال روح بعد فراق و پیش از تعلق مین
فارق کیا ہے آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلاة والتسلیم کے لئے صحیح حدیث
مین ہے کہ جنت مین دو دایہ اونکی مدت رضاعت پوری کرتے ہین احمد و مسلم
عن انس رضي الله تعالى عنه عن النبي صلی الله تعالى علیه وسلم ان
ابراهیم ابني وانه مات في الثدي وان له ظئرین یکملان رضاعه في الجنة
با این ہمہ یہہ باتین نافی استحالہ ہین نہ مثبت وقوع قول بالوقوع تا وقتیکہ نقل ثابت نہو
جزاف و بے اصل ہے واللہ تعالے اعلم زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ

یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اسطرف جاسکتا ہے کیا عجب سواری براق سے بھی
یہی معنے تراشے جائین کہ یہہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرئیل علیہ السلام اور
رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہہ سر انجام کو پہنچائی
تو در پردہ اسمین براق کو تفضیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ
وسلم بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اوسکے ذریعہ سے حضور کی رسائی
ہوئی نعوذ باللہ تعالیٰ منہ۔ **یاہٰذا** خدمت کے افعال جو بہ نظر تعظیم
واجلال سلاطین بجالائے جاتے ہین کیا اونکے یہہ معنے ہوتے ہین کہ بادشاہ ان امور
مین عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ برین کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے
یہہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نردبان ہی کو دیکھئے کہ
زینہ صعود ہے اور خود اصلا صعود پر قادر نہین فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی
حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور
حضور پر نور افضل الصلوات اللہ تعالیٰ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلی آلہ اونکے دوش
مبارک پر قدم اکرم رکھکر بت گراتے تو کیا اوسکا یہہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تو معاذ اللہ اس کام مین عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالے
وجہہ قادر تھے غرض ایسے محال معنے ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اوسکے قائلین
بیچارون کو مراد واللہ الھادی الیٰ سبل الرشاد۔ یہہ بیان تو ابطال استحالہ
واثبات صحت بمعنے امکان کے متعلق تھا رہا اس بیان روایت کی نسبت
بقیہ کلام زہ فقیر غفر اللہ تعالے لہ کے مجلد دوم العطایا النبویہ فی الفتاوی
الرضویہ کتاب سایل شتی مین مذکور کہ یہہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا اور اسکا

حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل
یا اونکے ہمسر مین گمراہ بدمذہب ہے سبحان اللہ اہلسنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ
تعالے عنہ امام الاولیاء مرجع العرفا وامیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولا علی
کرم اللہ تعالی وجہہ سے بھی اکرم وافضل واتم واکمل ہین جو اسکا خلاف کرے اوسے
بدعتی شیعی رافضی مانتے ہین نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالے عنہ کو تفضیل
دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ مسکین اپنے زعم مین سمجھا کہ مین
نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالی عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو
ملک مقرب پر غالب یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بیہودہ کلمات
سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث اعظم ہین رضی اللہ تعالے عنہ
وباللہ التوفیق ۔ رہا شب معراج مین روح پرفتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ
تعالے عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا شرعاً وعقلاً
اسمین بھی کوئی استحالہ نہین سدرۃ المنتہی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام
نہ بنظر ارواح عروج روحانی ہزارون اکابر اولیا کو عرش بلکہ ما فوق العرش تک ثابت
وواقع جسکا انکار نہ کریگا مگر علوم اولیا کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کی لئے
حدیث مین وارد کہ اوسکی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے ایسا ہی سجادہ مین سو
جانے والے کے حق مین آیا نہ اس قصہ مین معاذ اللہ کوئی بوئے تفضیل یا ہمسری
حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے لئے نکلتی ہے نہ اوسکی عبارت

انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی فقلت ما ھذہ الخشفۃ فقیل الغمیصاء بنت ملحان میں بہشت میں رونق افروز ہوا اپنے آگے ایک کھٹکا سنا پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی غمیصا بنت ملحان۔ امام احمد و نسائی و حاکم باسانید صحیحہ اُمّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت فیھا قراءۃ فقلت من ھذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں راہی جنان ہوئے قالہ ابن سعد فی الطبقات ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت نحمۃ من نعیم میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھنکار سنی۔ یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحّام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے انکا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے کما ذکرہ موسی بن عقبۃ فی المغازی عن الزھری وکذا قالہ ابن

جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔ خلاصہ مقصد اوسکا مع بعض زیادات جدیدہ نفیسہ یہہ کہ اسکے اصل کلمات بعض مشائخ مین مسطور اور اوسمین عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہین بلکہ احادیث واقوال اولیا وعلما مین متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد مسلم اپنی صحیح اور ابو داؤد طیالسی مسند مین جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ما ھذہ قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ما ھذہ قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان مین جنت مین داخل ہوا تو ایک پہچل سنی مین نے پوچھا یہہ کیا ہے ملائکہ نے عرض کی یہہ بلال ہین پھر تشریف لے گیا پہچل سنی پوچھا کہا غمیصا بنت ملحان۔ یعنے ام سلیم مادر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انکا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ہوا کما ذکرہ الحافظ فی التقریب امام احمد وابو یعلی بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل مین بسند حسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین دخلت الجنۃ لیلۃ اسری بی فسمعت فی جانبہا وجسا فقلت یا جبرئیل ما ھذا قال ھذا بلال المؤذن مین شب معراج جنت مین تشریف لے گیا اوسکے گوشہ مین ایک آواز نرم سنی پوچھا اے جبرئیل یہہ کیا ہے عرض کی یہہ بلال مؤذن ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام احمد ومسلم ونسائی

بیت المعمور مین گئے وہان حضور پر نور کے پیچھے نماز پڑھی حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے والحمد للہ رب العالمین اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر ہان ہم سے سنئے وباللہ التوفیق ابن جریر وابن ابی حاتم وبزار وابی یعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث طویل معراج مین راوی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ثم صعدت الی السماء السابعة فاذا انا بابراهيم الخليل مسند ظهره الى البيت المعمور (فذكر الحديث الى ان قال) واذا بامتي شطرين شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس وشطر عليهم ثياب رمد فدخلت البيت المعمور ودخل معي الذين عليهم الثياب البيض وحجب الآخرون الذين عليهم ثياب رمد وهم على خير فصليت انا ومن معي من المومنين في البيت المعمور ثم خرجت انا ومن معي الحديث پھر مین ساتوین آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہان ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہین اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی ایک قسم کے سپید کپڑے ہین کاغذ کی طرح اور دوسری قسم کا خاکستری لباس مین بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ وہ سپید پوش بھی گئے میلے کپڑے والے روکے گئے مگر وہ بھی ہین خیر وخوبی پر پھر مین نے اور میرے ساتھ کے مسلمانون نے بیت المعمور مین

اسحاق ومصعب الزبیری واٰخرون کما فی الاصابہ
سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت
تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔ امام ابوبکر ابن ابی الدنیا
ابو المخارق سے مرسلاً راوی حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے
ہین مررت لیلۃ اسری برجل مغیب فی نور العرش قلت من
ھذا ملک قیل لا قلت نبی قیل لا قلت من ھو قال ھذا
رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالیٰ وقلبہ
معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط یعنے شب اسرا میرا
گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور مین غائب تھا مین نے فرمایا یہ کون ہے
کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ۔ مین نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی۔ نہ مین
نے فرمایا کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی یہ ایک مرد ہے کہ دنیا مین
اوسکی زبان یاد الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدون سے لگا ہوا اور (اوسنے
کسی کے مان باپ کو برا کہکر) کبھی اپنے مان باپ کو برا نہ کہلوایا۔ **ثم**
اقول وباللہ التوفیق کیون راہ دور سے مقصد قرب کا نشان
دیجئے فیض قادریت جوش پر ہے بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے
حدیث مرفوع مروی کتب مشہورۂ ائمۂ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا
غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان
بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے حضور اقدس کے ہمراہ رکاب

طریقہ ظاہرہ کی وسعت اون مین کسی کے ہزارویں حصہ تک نہین تو صرف اپنے طریقہ سے پانے کو اونکی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبرے اون مدارج عالیہ و معارج غالیہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اسکی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کہ معاذ اللہ انکار و تکذیب کہ سخت مہلکہ ہائلہ ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ـ **بالجملہ** روایت مذکورہ نہ عقلاً ورنہ شرعاً مہجور اور کلمات مشایخ مین مسطور و ماثور اور کتب حدیث مین ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکورہ روایات مشایخ اس طریقہ سند ظاہری مین محصور اور قدرت قادر وسیع و موفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد و انکار کیا مقتضای ادب و شعور والحمد

للہ العزیز الغفور واللہ سبحنہ و

تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ

اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفی احمد رضا خان

نماز پڑھی پھر ہیں اور میرے ساتھ والے باہر آئے) ظاہر ہے کہ جب ساری
امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہانتک
کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوری اور حضور کے منتسبان باصفا
تو بلاشبہ اون اوجلے پوشاک والون مین ہین جنھون نے حضور رحمت
عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور مین جاکر نماز پڑھی
والحمد للہ رب العالمین اب کہان گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے
کم علم مفتیون کے سدراہ ہوئے اور جب یہان تک بحمد اللہ ثابت تو
معاملہ قدم مین کیا وجہ انکار ہے کہ بقول مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا
جائے ہان سند محدثانہ نہین پھر نہو ایسی جگہہ اسی قدر بس ہے سند
معن عن کی حاجت نہین کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیران ۱۲۹۹
فی نفی الفیئ عن شمس الاکوان امام جلال الدین سیوطی
مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا مین مرثیہ امیر المومنین فاروق
اعظم رضی اللہ تعالے عنہ بابی انت وامی یا رسول اللہ الخ
کی نسبت فرماتے ہین لم اجدہ فی شیء من کتب الاثر لکن
صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی
ضمن حدیث طویل وکفی بذلک سندا لمثلہ فانہ لیس
مما یتعلق بالاحکام اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ
کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن
فلان مین منحصر نہین وہان ہزارہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہین کہ اس

قصیدہ در تعریف حضور پرنور قطب الاقطاب سید الافراد والاوتاد محبوب سبحانی غوث صمدانی حضرت سید شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از دیوان منقبت تصنیف حضرت عظیم البرکہ مرجع الاکابر والاصاغر بحر ذاخر سحاب ماطر امام الباطن و الظاہر جناب مولانا مولوی شاہ عبد القادر صاحب بدایونی دامت برکاتہم

غم دوری سے ہون ناشاد یا محبوب سبحانی
ذرا سن لو میری فریاد یا محبوب سبحانی

تیرے قدمونکو حکم حق سے اپنے سر پہ رکھتے تھے
سبھی اقطاب اور افراد یا محبوب سبحانی

کیا اقرار رفعت کا ترے حضرت رفاعی نے
تری حماد تھے حماد یا محبوب سبحانی

لقب غوث دو عالم ہے ترا سارے زمانہ مین
مجھے بھی غمسے کر آزاد یا محبوب سبحانی

کیا انکار جسنے آپکے تقدیم سے شاہا
ہوا فی الفور وہ برباد یا محبوب سبحانی

ترے ہی دم قدم سے رشک باغ خلد ہے بیشک
فضائے حضرت بغداد یا محبوب سبحانی

فنا کر یاد مین اپنی مجھے ایسا کہ تیری ہی
رہے آٹھون پہر بس یاد یا محبوب سبحانی

نہین ہے خوف کچھ مجھکو سنا جب سے کیا تمنے
مریدی لاتخف ارشاد یا محبوب سبحانی

بچا لو مجھکو میرے غوث اعظم حسبۃً للہ
ز شر فتنۂ حساد یا محبوب سبحانی

غلام خاندانی ہون کہ تیرے در کے خادم تھے
میرے والد میرے اجداد یا محبوب سبحانی

الجواب صحیح والرای نجیح
حرره الفقیر عبد
القادر القادری
البدایونی عفی عنه

اصاب من اجاب والله اعلم بالصواب حرره
الفقیر محمد عبید الله عفی الله عنه ماجناه

الجواب صحیح حرره خادم الشرع قاضی شیخ محمد
مرگهی عفی الله عنه قاضی شهر بمبی ۱۲ سـ

شیخ محمد قاضی ۱۲۹۵
خادم الشرع قا

جواب المجیب صحیح وکلامه ملیح ورائه نجیح رقمه المفتقر
الی رحمة ربه الشکور عبد الغفور صانه الله عن الآفات
والشرور

الجواب صحیح والمجیب مصیب والله اعلم بالصواب
حرره المتوکل علی مالک یوم الدین عبد المحسن
ابن قاضی طیب دین

رہین فضل و کرم سے تیرے ہر دم خورم و شادان | میرے احباب اور اولاد یا محبوب سبحانی

بپئے فضل رسول پاک ہی تجھسے طلب کرتا
فقیر قادری امداد یا محبوب سبحانی

ایضاً

بلالو مجھکو اپنے پاس یا محبوب سبحانی | نہ توڑو اب یہ میری آس یا محبوب سبحانی
کہاں ممکن ہے تیرا وصف گو دریا سیاہی ہون | ورق پتے ہون سب قرطاس یا محبوب سبحانی
رسول اللہ نے تخصیص سے بیشک کیا تمکو | لباس خاص کا الباس یا محبوب سبحانی
کہاں پہنچیں و گر افراد تیری خاص خلوتمیں | ترا مجمع ہے مین اجلاس یا محبوب سبحانی
ترے تقدیم کو تسلیم کرتے تھے خدا والے | عقیل و ماجد و دباس یا محبوب سبحانی
جہانمیں جتنے ہین افراد یا اقطاب تم بیشک | سبھونکے ہو رئیس و راس یا محبوب سبحانی
بنایا کونی کامل تجھسا نیچے چرخ اخضر کے | یہ بولے خضر بوالعباس یا محبوب سبحانی
تمہارے دامن دولت کو جو پکڑے عقیدے سے | نہ دیکھے صورت افلاس یا محبوب سبحانی
سقانی الحب کاسات الوصال کے تصدق مین | مجھے دو وصل کا اک کاس یا محبوب سبحانی
رہ عقبی مین ہو مولے میری ایسی دستگیری آ | نہ ہو خطرہ نہ ہو وسواس یا محبوب سبحانی
تمہارے نام نامی کو کسی امید سے جو لے | نہ پھٹکے پاس اسکے یاس یا محبوب سبحانی
وبا کی ہو دوا حکم خدای پاک سے بیشک | تمہارے مدرسہ کی گھاس یا محبوب سبحانی
تمنا ہے پئے فضل رسول اب یاد مین تیری | کٹیں باقی یہ چند انفاس یا محبوب سبحانی

در مطبع گلزار حسینی | غلام خاندانی ہے فقیر قادری دلسے
ہے عالم اسکا رب الناس نے یا محبوب سبحا | بمبئی حلیہ طبع پوشید

INDIAN INSTITUTE OF ... STUDIES
36857
Acc. No.
2-6-61

INDIAN INSTITUTE
OF
ADVANCED STUDY
LIBRARY, SHIMLA

CATALOGUED

Library IIAS, Shimla

00036857

u 297.2

Ah 51 F